یوحنا 16 باب– رخصت ہونے والے یسوع کی آخری تعلیمات

الف: رُوح القدس کے کام کے بارے میں مزید آگاہی

1. (1-4 آیات) یسوع کی طرف سے خبر دار کئے جانے کی وجہ: کچھ خاص طرح کی ایذا رسانیاں

مَیں نے یہ باتیں تم سے اِسلئے کہیں کہ تم ٹھوکر نہ کھاؤ۔ لوگ تمکو عبادتخانوں سے خارج کر دینگے بلکہ وہ وقت آتا ہے جو کوئی تمکو قتل کریگا وہ گمان کریگا کہ مَیں خُدا کی خدمت کرتا ہوں۔ اور وہ اِسلئے یہ کرینگے کہ اُنہوں نے نہ باپ کو جانا نہ مجھے۔ لیکن مَیں نے یہ باتیں اِسلئے تم سے کہیں کہ جب اُنکا وقت آئے تو تمکو یاد آجائے کہ مَیں نے تم سے کہہ دیا تھا۔ اور مَیں نے شروع میں تم سے یہ باتیں اِسلئے نہ کہیں کہ مَیں تمہارے ساتھ تھا۔

اَ. لوگ تمکو عبادتخانوں سے خارج کر دینگے: یسوع نے اپنے شاگردوں کو اُس ایذا رسانی کے بارے میں بتا دیا جس کا اُنہیں سامنا ہونے والا تھا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ اُس کی وجہ سے حیران و پریشان ہوں اور ٹھوکر کھائیں۔ اور وہ اِس بات کی بھی قطعی طور پر توقع نہیں رکھتا تھا کہ اُس کے شاگرد اُس کے جانے کے فوراً بعد ہی عبادتخانوں کو چھوڑ دیں گے یا پھر وہ اُن یہودی عبادتخانوں کو اپنی مرضی سے چھوڑیں گے۔ اُنہیں یسوع کی وجہ سے زبردستی اُن عبادتخانوں میں سے نکالا جائے گا۔

i. ٹھوکر: "یونانی لفظ skandalethron ٹھوکر کھلانے کا پتھر نہیں تھا جس کی ٹھوکر کی وجہ سے کوئی گر جاتا۔۔۔ بلکہ یہ شکنجے کا ایک سپرنگ ہوتا ہے جو اُس وقت چھوٹ کر نکل جاتا ہے جب اُس کے نکلنے کی قطعی طور پر توقع بھی نہ کی جا رہی ہو۔" (ٹاسکر)

ii. "جس وقت انجیل قلمبند کی گئی اُس وقت تک یسوع کے یہ الفاظ پوری طرح سے اپنا مطلب بیان کر رہے تھے کیونکہ اُس دور میں عبادتخانوں کی دُعاؤں میں یہ بات شامل کر لی گئی تھی کہ ناصرت کے رہنے والوں پر لعنت کریں۔ اور یہ چیز اِس مقصد کے لیے کی گئی تھی کہ یسوع کے پیروکار اُن عبادتخانوں میں آکر عبادت میں حصہ نہ لے سکیں۔" (بروس)

ب. وہ وقت آتا ہے جو کوئی تمکو قتل کریگا وہ گمان کریگا کہ مَیں خُدا کی خدمت کرتا ہوں: یہ وقت بہت جلد آگیا، ہم ترسیس کے ساؤل کی تبدیلی سے پہلے کی زندگی کو دیکھ کر اندازہ کر سکتے ہیں کہ یسوع کے پیروکاروں کے کیا حالات تھے (اعمال 8 باب 1-3 آیات؛ 22 باب 3-5 آیات؛ 26 باب 9-11 آیات)۔ اُس وقت سے لیکر آج تک بہت سارے ایسے ہیں جو خُداوند کے پیروکاروں کو یہ سوچ کر قتل کرتے چلے آرہے ہیں کہ اُن کا یہ عمل خُدا کو خوش کرتا ہے۔

i. خُدا کی خدمت کرتا ہوں: "وہ لفظ جو یسوع نے استعمال کیا وہ lateria ہے۔ یہ وہ لفظ ہے جو کسی کاہن کی اُس خدمت کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جو وہ ہیکل میں خُدا کے مذبح پر سرانجام دیتا ہے۔ اور یہ مذہبی سرگرمی کے لیے استعمال ہونے والا اہم لفظ ہے۔" (بارکلے)

ii. 20ویں صدی میں جتنے بھی مسیحی شہید کئے گئے اُن میں سے زیادہ وہ تھے جو ایسی ریاستوں کی طرف سے شہید کئے گئے جن میں دہریت اور کیمونزم کا راج تھا۔ تاریخی لحاظ سے یہ ایک بہت ہی غیر معمولی بات تھی۔ کیونکہ اگر تاریخ کو دیکھا جائے تو زیادہ تر مسیحیوں کو ماضی میں دوسرے مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے شہید کیا تھا اور بہت سارے ایسے بھی ہیں جنہوں نے مسیحیت کے اندر پائے جانے والے دیگر فرقوں کی طرف سے ایذا رسانی کی صورت میں شہادت پائی۔

ج. جب اُنکا وقت آئے تو تمکو یاد آجائے کہ مَیں نے تم سے کہہ دیا تھا: یسوع نے اپنے شاگردوں کو پہلے سے خبردار کر کے بہت اچھا کیا کیونکہ جب انجیل کے ایسے جلالی پیغام کو اِس قدر نفرت کا سامنا ہو تو یقینی بات تھی کہ اُس کے شاگرد اِس بات سے حیران اور پریشان ہوتے۔ یسوع نے اپنے شاگردوں کو یہ باتیں پہلے تو نہیں بتائیں لیکن اب وہ اُنہیں یہ سب بتانا ضروری سمجھتا ہے۔

i. "اگر ہم موازنہ کریں تو ہمیں معلوم ہو گا کہ اپنی زمینی خدمت کے دوران یسوع نے اپنے شاگردوں کو اُس نفرت اور ایذارسانی کے بارے میں کم بتایا جو مستقبل میں اُن کی منتظر تھی۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اُس وقت خود اُن کے ساتھ تھا اور دُنیا کی ساری نفرت اور عداوت کا رخ شاگردوں کی بجائے یسوع کی اپنی ذات کی طرف تھا۔" (ٹاسکر)

ii. "جب وہ اُن کے ساتھ تھا تو ہر ایک بات میں شاگردوں کا جھکاؤ یسوع کی طرف تھا اور وہ مستقبل کی کمزوری کی حالت اور ایذارسانی کو سمجھنے سے قاصر تھے۔" (ڈوڈز)

2. (5-7 آیات) یسوع اپنے رخصت ہونے کے فوائد بیان کرتا ہے۔

مگر اب مَیں اپنے بھیجنے والے کے پاس جاتا ہوں اور تم میں سے کوئی مجھ سے نہیں پوچھتا تُو کہاں جاتا ہے؟۔ بلکہ اِسلئے کہ مَیں نے یہ باتیں تم سے کہیں تمہارا دل غم سے بھر گیا۔ لیکن مَیں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لئے فائدہ مند ہے کیونکہ اگر مَیں نہ جاؤں تو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئیگا لیکن اگر جاؤنگا تو اُسے تمہارے پاس بھیج دونگا۔

اَ. تم میں سے کوئی مجھ سے نہیں پوچھتا تُو کہاں جاتا ہے؟ پطرس نے یہ سوال پہلے پوچھا تھا (یوحنا 13 باب 36 آیت) اور توما نے بھی ایسا ہی سوال پوچھا تھا (یوحنا 15 باب 5 آیت)۔ اِس لیے یسوع کا یہاں پر یہ مطلب نہیں کہ اُنہوں نے یہ الفاظ ادا نہیں کیے بلکہ وہ اِس بارے میں بات کرتا ہے کہ اِس سوال کے بارے میں اُن کے دل کی کیا کیفیت تھی۔ ماضی میں جب اُنہوں نے یہ سوال پوچھا تو اِس سے اُنکی مُراد وہ نہیں تھی جو یسوع یہاں پر بیان کر رہا ہے کہ جب وہ اُن سے جُدا ہو جائے گا تو اُن کے ساتھ کیا ہو گا۔

i. شمعون پطرس کے پہلے سوال "خُداوند تُو کہاں جاتا ہے؟ (یوحنا 13 باب 36 آیت) کے تناظر میں یسوع کے اِس بیان سے ایک مسئلہ جنم لیتا ہے جب وہ یہ کہتا ہے کہ تم میں سے کوئی مجھ سے نہیں پوچھتا تُو کہاں جاتا ہے؟ لیکن پطرس کے اُس سوال کو اگر دیکھا جائے تو وہ اُس کی بدولت سنجیدگی سے یہ جاننے کی کوشش نہیں کرتا کہ یسوع کہاں پر جا رہا ہے، یعنی اُس کی منزل کیا ہے۔ پطرس یہ سوال کر کے دوسری باتوں کی طرف مڑ جاتا ہے اور وہ سنجیدگی کے ساتھ یسوع کی منزل کے بارے میں جاننے کی کوشش نہیں کرتا۔ وہ اِس بات کی وجہ سے پریشان تھا کہ یسوع اُن سب سے جُدا ہو رہا تھا لیکن وہ کہاں جا رہا تھا یہ وہ نہیں جانتا تھا اور اُس نے جاننے کی کوشش بھی نہیں کی۔ اُس وقت اُس کے ذہن میں صرف اپنے اور اپنے ساتھیوں کے انجام کے بارے میں مختلف طرح کے خیالات تھے۔" (مورث)

ب. بلکہ اِسلئے کہ مَیں نے یہ باتیں تم سے کہیں تمہارا دل غم سے بھر گیا: یسوع نے اُن کا دکھ دیکھتے ہوئے اپنی منزل کے حوالے سے اُن کی عدم دلچسپی کو نظر انداز کر دیا۔ شاگرد اُس وقت تو دکھی تھے لیکن اُن کا مستقبل بہت زیادہ روشن تھا۔ اُس وقت شاگرد صرف اُس دکھ کو دیکھ رہے تھے جس کا سامنا اُنہیں یسوع کے اُن سے رخصت ہونے کی وجہ سے تھا، لیکن یسوع کا اُن کے پاس سے رخصت ہو کر جانا اُن کی رُوحانی بڑھوتری اور اُن کی بہتری کے لیے بہت زیادہ ضروری تھا۔

ج. **میرا جانا تمہارے لئے فائدہ مند ہے:** شاگردوں کے لیے اِس بات کا یقین کرنا بہت زیادہ مشکل تھا۔ جب ہمارا کوئی عزیز قریب المرگ ہوتا ہے اور بہت زیادہ تکلیف میں ہوتا ہے تو ہم سوچتے ہیں کہ ابھی اُسے مر ہی جانا چاہیے۔ ایسی صورتحال میں ہم اکثر کہتے ہیں کہ "ہمارے اِس عزیز کے لیے اب مر جانا ہی بہتر ہے تاکہ وہ اپنی تکلیف سے رہائی پائے۔" لیکن جب کوئی ہمارا پیارا قریب المرگ ہوتو ہم یہ نہیں سوچتے کہ اُس کے مر جانے سے ہمیں کوئی فائدہ ہو گا۔ لیکن یسوع یہاں پر اپنے شاگردوں کا بتا رہا ہے کہ اُس کا جانا اُس کے اپنے لیے نہیں بلکہ اُس کے شاگردوں کے لیے فائدہ مند ہے۔

i. اگر شاگرد حقیقت میں یہ بات سمجھ جاتے کہ کچھ دیر کے بعد اُن کے ساتھ اور یسوع کے ساتھ کیا ہونے والا ہے تو اُن کے لیے یسوع کی کہی ہوئی اِس بات پر یقین کرنا اور زیادہ مشکل ہو جاتا۔ اور اُن کے ذہن میں یہ سوال ابھرتے کہ یسوع جو کچھ کہہ رہا ہے وہ کس طرح بہتر اور فائدہ مند ہے کہ

- تمہارے لیے یہ فائدہ مند ہے کہ یسوع گرفتار ہوتا ہے؟
- تمہارے لیے یہ فائدہ مند ہے کہ یسوع کی تعلیمی اور معجزات کی خدمت رک جاتی ہے؟
- تمہارے لیے یہ فائدہ مند ہے کہ یسوع کو بُری طرح سے مارا پیٹا جاتا ہے؟
- تمہارے لیے یہ فائدہ مند ہے کہ یسوع کو ٹھٹھوں میں اُڑایا جاتا ہے؟
- تمہارے لیے یہ فائدہ مند ہے یسوع کی سزائے موت کا حکم دیا جاتا ہے؟
- تمہارے لیے یہ فائدہ مند ہے کہ یسوع کو کیلوں کے ساتھ صلیب پر جڑ دیا جاتا ہے؟
- تمہارے لیے یہ فائدہ مند ہے کہ یسوع بہت بڑے بڑے مجرموں کے ساتھ صلیب پر لٹکایا جاتا ہے؟
- تمہارے لیے یہ فائدہ مند ہے کہ اُس کی لاش کو ایک تاریک ٹھنڈی قبر میں رکھا جاتا ہے؟

د. **لیکن:** یہ لفظ اُن کے دکھ اور اُن کی بے یقینی کی حالت کے لیے ایک چیلنج جیسا تھا۔ لیکن بائبل میں پایا جانے والا ایک بہت ہی غیر معمولی اور اہم لفظ ہے جس کے معنی ہیں 'اِس سب کے باوجود'۔ یسوع جانتا تھا کہ اُس نے جو کچھ اپنے شاگردوں کو بتایا تھا اُس کی وجہ سے وہ بہت دُکھی تھے۔ لیکن اُس سب کے باوجود وہ چاہتا تھا کہ اُس کے شاگرد اِس بات کو جان لیں کہ یہ اُن کے لیے فائدہ مند ہے۔

i. "اِس میں تمہارے لیے مصلحت ہے، اِس کا مطلب ہے کہ رُوح القدس کا شاگردوں کے ساتھ ہونا جی اُٹھے مسیح کے اُن کے ساتھ ہونے سے زیادہ بابرکت بات قرار دیا گیا ہے۔" (ایلفرڈ)

ہ. **مَیں تم سے سچ کہتا ہوں:** یسوع نے ایسا اِس لیے نہیں کہا کہ وہ اکثر اپنے شاگردوں سے جھوٹ بولا کرتا تھا، اُس نے یہ بات اِس لیے کی کیونکہ وہ اِس بے یقینی کے وقت میں چاہتا تھا کہ اُس کے شاگرد اُس کی بات کا یقین کریں۔ یسوع جانتا تھا کہ جو کچھ وہ اپنے شاگردوں سے کہہ رہا تھا اُس پر یقین کرنا اُن کے لیے بہت مشکل تھا۔

و. **کیونکہ اگر مَیں نہ جاؤں تو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئیگا:** یسوع کے پاس ایک منصوبہ تھا لیکن وہ اُس منصوبے کو اُس وقت بالکل نہیں سمجھ پا رہے تھے۔ ابھی اُس واقعے کے 2000 سال بعد ہم یہ سب دیکھتے ہیں اور ہمیں اِس بات کا اندازہ ہو رہا ہے کہ جب یسوع اپنے شاگردوں سے جُدا ہو کر خُدا باپ کے پاس گیا تو اُس نے وہاں سے رُوحِ حق کو بھیجا اور آج پوری دُنیا میں رُوح القدس کی خدمت بہت زیادہ موثر اور متحرک ہے۔

i. "یہ ضروری تھا کہ یسوع کی جسمانی موجودگی اور شاگردوں کے درمیان حضوری کو ختم کیا جائے تاکہ وہ رُوحانی حضوری کے ذریعے سے پوری دُنیا میں ایمانداروں کے ساتھ ہو۔" (ڈوڈز)

ز. **اگر جاؤنگا تو اُسے تمہارے پاس بھیج دونگا:** یسوع نے اپنے شاگردوں سے یہ وعدہ کیا کہ جب وہ جائے گا تو وہ اُن کے پاس رُوح القدس بھیجے گا۔ اور یہی وہ فائدہ ہے جو یسوع کے جانے کے بعد شاگردوں کو ملنے والا تھا۔ اِس سے یسوع کی مُراد یہ تھی کہ خدمت کو بڑھانے کے لیے اُس کی شاگردوں کے ساتھ جسمانی موجودگی کی بجائے اُن کے درمیان رُوح القدس کے کام اور اُس کی موجودگی زیادہ بہتر تھی۔

i. یہ اِس لیے بہتر تھا کیونکہ اِس طرح سے یسوع دُنیا کے ہر ایک ایماندار کے ساتھ موجود ہو سکتا تھا۔ "کیونکہ جہاں دو یا تین میرے نام پر اکٹھے ہیں وہاں مَیں اُن کے بیچ میں ہوں۔" (متی 18 باب 20 آیت)۔ یہ وہ وعدہ ہے جو یسوع جسمانی طور پر پورا نہیں کر سکتا تھا لیکن جب رُوح القدس آیا تو وہ اِس وعدے کو پورا کر سکتا تھا۔ اِس وعدے کو سچ کرنے کے لیے اُس کا اپنے شاگردوں سے دور جانا ضروری تھا۔ اگر یسوع جسمانی طور پر اِس دُنیا میں ہوتا تو وہ مسیحی جو اُس کے قریب ہوتے وہ تو بہت زیادہ خوش ہوتے۔ لیکن دُنیا کے زیادہ تر مسیحی اِس بات کی وجہ سے افسردہ ہوتے کہ یسوع اُن کے پاس نہیں ہے۔ یقینی طور پر اگر ایسا ہوتا تو یہ ہم سب کے لیے فائدہ مند نہ ہوتا۔

ii. یہ اِس لیے بھی بہتر ہے کیونکہ اب ہم مسیح کو بہتر طور پر سمجھتے ہیں۔ اگر یسوع جسمانی طور پر اِس زمین پر موجود رہتا تو اُس کے کلام کا کوئی اختتام نہ ہوتا۔ ہمارے پاس بائبل نہ ہوتی، بلکہ ہمارے پاس اُس کی کہی ہوئی باتوں کی ایک بہت بڑی لائبریری ہوتی۔ وہ جہاں کہیں جاتا، سیکرٹری اُس کے پیچھے پیچھے جاتے اور کوشش کرتے کہ اُس کی کہی ہوئی ہر ایک بات کو ریکارڈ کریں۔ وہ سارا کچھ لکھا جاتا اور اُسے محفوظ کر لیا جاتا۔ وہ سارا مواد ہمارے پاس ہوتا اور اِس قدر زیادہ مواد کو ہم نہ تو دیکھ سکتے اور نہ ہی اُس کی مناسب دیکھ بھال کر سکتے۔ یقینی طور پر اگر ایسا ہوتا تو ہم سب کے لیے فائدہ مند نہ ہوتا۔

iii. یہ بہتر ہے کیونکہ اب ہمارا خُدا کا ساتھ زیادہ پُریقین رشتہ استوار ہو چکا ہے۔ اگر یسوع جسمانی طور پر اِس زمین پر ہوتا تو ایمان میں چلنا ہمارے لیے ایک بہت بڑا چیلنج ہوتا۔ پولس رسول کہتا ہے کہ خُدا چاہتا ہے کہ ہم آنکھوں دیکھے پر یقین کرتے ہوئے نہیں بلکہ ایمان میں چلیں (2 کرنتھیوں 5 باب 16 آیت)۔ اور اگر یسوع اِس زمین پر ہمارے درمیان ہوتا تو ہم آنکھوں دیکھے کے مطابق چلتے رہتے اور یہ بات ہمارے لیے ایمان میں بہت بڑی آزمائش ہوتی۔ یقینی طور پر اگر ایسا ہوتا تو ہم سب کے لیے فائدہ مند نہ ہوتا۔

iv. یہ اِس لحاظ سے بھی بہتر ہے کہ اب جبکہ یسوع آسمان پر تخت نشین ہے تو ہم اُس کے کام کو بہتر سمجھ سکتے ہیں۔ اگر یسوع جسمانی طور پر اِس زمین پر ہی موجود ہوتا تو ہم تذبذب کا شکار ہوتے۔ یسوع ابھی مسلسل دکھ کی حالت میں نہیں بلکہ اُس نے ایک ہی بار میں اپنا کام صلیب پر ختم کر دیا۔ اور اگر یسوع نے صلیب پر ہمارے کفارے کا کام ختم نہ کیا ہوتا اور آسمان پر نہ چڑھ گیا ہوتا تو ہمارے لیے یہ جاننا مشکل ہو جاتا کہ جب ہم دُکھ اُٹھاتے ہیں تو یسوع کو اِس سے کوئی دکھ نہیں ہوتا، اِس طرح سے ہمیں یوں محسوس ہوتا کہ یسوع ہم سے کوئی ہمدردی نہیں رکھتا۔ خُدا نہیں چاہتا تھا کہ ہم اِس طرح کی الجھن کا شکار ہوں اِس وجہ سے یسوع آج جسمانی طور پر ہمارے درمیان موجود نہیں بلکہ آسمان پر تخت نشین ہے جہاں وہ ہماری شفاعت کرتا ہے۔ یقینی طور پر یہ ہم سب کے لیے بہت زیادہ فائدہ مند ہے۔

v. یسوع کے شاگردوں اُس سے جُدا ہونے سے پہلے وہ تذبذب اور پریشانی کا شکار تھے، موٹی عقل کے مالک اور کئی باتوں میں ضدی تھے، خوفزدہ، خودغرض اور خودمرکوز تھے۔ جب یسوع چلا گیا اور مددگار آ گیا تو رسولوں نے حکمت پائی، اُنہیں نے اپنے آپ کو مسیح کے تابع کر دیا، بہادر بن گئے اور دوسروں کی خدمت کرنے لگے۔ یقینی طور پر یہ بات آپ کے لیے بہت زیادہ فائدہ ہے۔

3. (8-11 آیات) اِس دُنیا میں رُوح القدس کا کام

اور وہ آکر دُنیا کو گناہ اور راستبازی اور عدالت کے بارے میں قصوروار ٹھہرائیگا۔ گناہ کے بارے میں اِسلئے کہ وہ مجھ پر ایمان نہیں لاتے۔ راستبازی کے بارے میں اِسلئے کہ مَیں باپ کے پاس جاتا ہوں اور تم مجھے پھر نہ دیکھو گے۔ عدالت کے بارے میں اِسلئے کہ دُنیا کا سردار مجرم ٹھہرایا گیا ہے۔

اَ. وہ آکر دُنیا کو گناہ اور راستبازی اور عدالت کے بارے میں قصوروار ٹھہرائیگا: گناہ انسان کے بارے میں ایک بہت بڑی سچائی ہے، راستبازی خُدا کی عدالت کے بارے میں سچائی ہے، اور خُدا کی عدالت ناگزیر ہے، اِس کا تعلق پہلی دونوں سچائیوں کے ساتھ بہت زیادہ گہرا ہے۔

i. "ہر ایک انسان کے ضمیر میں اِن دونوں چیزوں کی جھلک موجود ہوتی ہے؛ وہ کسی نہ کسی حد تک گناہ اور ندامت کا شعور رکھتا ہے اور کسی نہ کسی حد تک راستبازی کا شعور رکھتا ہے۔ اُس کے ذہن میں کسی نہ کسی حد تک اِس دُنیا کی عارضی اور بے وقعت چیزوں کی عدالت کا بھی تصور ہوتا ہے۔ لیکن جب تک رُوح القدس اُس کو قصور نہ ٹھہرائے یہ ساری باتیں اُس نے نزدیک غیر حقیقی اور ناقابلِ عمل ہوتی ہیں۔" (ایلفرڈ)

ب. قصوروار ٹھہرائیگا: "قصوروار ٹھہرانے کے لیے جو قدیم یونانی لفظ استعمال کیا گیا ہے اُس کے معنی محض عدالتی طور پر قصوروار ٹھہرانے سے بہت زیادہ بڑھ کر ہیں۔ اِس کے معنی بدی، برائی یا جرم کو ظاہر کرنے، کسی کے غلط کام کی تردید کرنے اور اُسے اپنی بدی کو بدی ماننے کے لیے رضامند کرنے کے بھی ہیں۔" (بروس) رُوح القدس کا اِس دُنیا اور ایمانداروں کے دِلوں کے اندر یہی کام ہے کہ وہ اُن کو اوپر بیان کردہ سچائیوں کے بارے میں بتائے، اُنہیں قصوروار ٹھہرائے اور اُن کو توبہ کے لیے قائل کرے۔

i. قصوروار ٹھہرائیگا: "وہ دُنیا کے دھوکہ دہی اور جھوٹے تصورات کی تردید کرے گا جس میں انسان ڈوبا ہوا ہے اور اُسے دھوکے میں سے نکالے گا" (ٹراپ)

ii. رُوح القدس یہ کام ایسے ادوار میں زیادہ زوروں پر ہوتا ہے جب ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ لوگوں میں بہت زیادہ رُوحانی بیداری پیدا ہو رہی ہے (خاص طور پر ایسے اوقات میں جب ہمارے اردگرد رُوحانی انقلابی سرگرمیاں زوروں پر ہوں۔) ایسی صورت میں رُوح کے اِس کام کے سامنے مزاحمت کرنا یا اُس کو رد کرنا ایک بہت سنجیدہ معاملہ ہے۔

iii. جب تک رُوح القدس کسی شخص کو مجرم نہیں ٹھہراتا، اُس وقت تک اکثر لوگ کہتے ہیں کہ جی ہاں، مجھ میں بہت ساری غلطیاں ہو سکتی ہیں، دُنیا میں کوئی بھی شخص کامل نہیں ہے۔ لیکن جب کسی شخص کو رُوح القدس قصوروار ٹھہراتا ہے تو پھر وہ کہتا ہے کہ مَیں گناہ کی وجہ سے گمراہی کا شکار تھا، مَیں ایک باغی تھا، مَیں خُدا اور اُس کی شریعت کے خلاف جنگ کر رہا تھا۔ مجھے خُدا کے ساتھ اپنا تعلق بہتر کرنے کے لیے یسوع پر بھروسا رکھنے کی ضرورت ہے۔

iv. "رُوح القدس صرف لوگوں پر الزام نہیں لگاتا یا صرف اُنہیں قصوروار نہیں ٹھہراتا، بلکہ وہ اُن میں اپنے گناہ کے حوالے سے ندامت کا ایسا احساس پیدا کرتا ہے کہ لوگ گناہ کی بدولت پیدا ہونے والی شرمندگی کا اندازہ لگاتے ہیں اور یہ ماننے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ وہ بے یارومددگار ہیں اور اُنہیں خُدا کی طرف رجوع لانے کی ضرورت ہے۔" (ٹینی)

v. "وہ لوگ جو یسوع مسیح پر ایمان رکھتے ہیں رُوح القدس اُن کی وکالت کرتا ہے، وہ اُن کی مدد اور اصلاح کرتا ہے اور اُن کا دفاع بھی کرتا ہے۔ لیکن جب اُن لوگوں کی باری آتی ہے جو خُدا سے محبت نہیں رکھتے اور اِس دُنیا کو پیار کرتے ہیں تو رُوح القدس وکیلِ استغاثہ کی ذمہ داری سر انجام دیتا ہے۔" (بروس) ہمیں چاہیے کہ ہمارا خُدا کے ساتھ ایسا تعلق ہو کہ خُدا کا رُوح ہمیں صرف قصوروار ہی نہ ٹھہرائے بلکہ ہمیں بچائے بھی، ہمارا دفاع بھی کرے۔

vi. 1860-61 کو برطانیہ میں عظیم بیداری کا دور سمجھا جاتا ہے، اُس دور میں آرمی کے ایک بہت بڑے افسر نے اسکاٹش شہر کے اندر رُوح القدس کی طرف سے قصوروار ٹھہرانے، بدی، جرم یا گناہ کا احساس دلانے اور توبہ کی طرف قائل کرنے کے عمل کو کچھ یوں بیان کیا: "وہ جو اپنی زندگی میں پر سکون ہیں اُن کو اِس بات کا بہت ہی کم احساس ہے کہ جب رُوح القدس کسی کو اُس کے دل کی اصل حالت دکھاتا ہے تو وہ وقت اور حالت کیسی وحشت ناک ہوتی ہے۔ وہ لوگ جو اپنے آپ کو بہت کچھ سمجھتے تھے، جو اپنے آپ کو بہت نیک سمجھتے تھے اور مذہبی لوگ تھے۔۔۔ رُوح نے اُنہیں تحریک دی کہ وہ اپنی اُس بنیاد کو ڈھونڈیں جس پر وہ اپنے اُس بڑے اعتماد کے ساتھ خود راستی کا شکار تھے تو اُنہوں نے دیکھا کہ اُن کی بنیاد گل سڑ چکی ہے، وہ بنیاد اُن کی ذات کی اپنی تسکین تھی، وہ اپنی ہی اچھائی پر تکیہ کئے ہوئے تھے نہ کہ یسوع مسیح پر۔ اُس وقت بہت سارے کھلے عام گناہ کرنے سے باز آئے اور توبہ کر کے راستبازی کی زندگی گزارنا شروع کر دی اور اُس وقت بہت ساروں کو روتا ہوا دیکھا جا سکتا تھا، یہ وہ تھے جنہیں یہ خوشی ملی کہ اُن کے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں۔" (J.Edwin Orr, *The Second Evangelical Awakening in Britin*)

ج. گناہ کے بارے میں اِسلئے کہ وہ مجھ پر ایمان نہیں لاتے: یہ بے ایمانی کی حالت ہے، یسوع کو رد کرنے کی حالت جو اِس حالت میں پائے جانے والے شخص کو ملامت کرتی ہے۔ رُوح القدس اِس دُنیا کو بتائے گا کہ یسوع پر ایمان لانا، اُس پر انحصار کرنا اور اُس سے چمٹے رہنا گناہ سے بچنے کے لیے کس قدر اہم ہے۔

i. "گناہ کا اصل جوہر ایمان نہ لانا ہے، اور یہ اصل میں محض کسی پر یقین نہ رکھنا نہیں اور نہ ہی یہ کسی سے اتفاق نہ کرنا ہے۔ اِس کی بجائے یہ خُدا کے پیامبر اور اُس کے پیغام کو مکمل طور پر رَد کرنا ہے۔" (ٹینی)

ii. "بنیادی ترین گناہ وہ ہے جس میں انسان اپنے آپ کو اپنی سوچ اور زندگی کا مرکز بنالیتا ہے اور اِس کے نتیجے کے طور پر وہ یسوع پر ایمان لانے سے انکار کر دیتا ہے۔" (مورث)

iii. "ایک گناہگار بھی ایک بہت انمول چیز ہے: رُوح القدس نے اُسے ایسا بنا دیا ہے۔ اَے گناہگار تمہاری شرمندگی ایک ہیبت ناک مخلوق ہے؛ لیکن وہ شخص جس کو رُوح القدس اِس بات پر قائل کرلے کہ اُس کے گناہ نفرت انگیز ہیں اور اُسے توبہ کی ضرورت ہے تو وہ شخص ایک ایسا قیمتی موتی بن جاتا ہے جس کی جگہ نجات دہندہ کے تاج میں ہے۔" (سپرجن)

د. راستبازی کے بارے میں اِسلئے کہ مَیں باپ کے پاس جاتاہوں: یسوع مسیح کا آسمان پر اُٹھالیا جانا اِس بات کو بالکل کامل طریقے سے ظاہر کرتا ہے کہ اُس نے خُدا باپ کی مرضی کو مکمل طور پر پورا کر دیا ہے اور وہ خود کامل طور پر راستباز ہے – اِس کے ساتھ ساتھ یہ بات اِس دُنیا کے اندر جو اُسے رَد کرتی ہے راستبازی کی کمی کو بھی ظاہر کرتی ہے۔ رُوح القدس اِس دُنیا کو یسوع کی راستبازی دکھاتا ہے اور دُنیا کی اپنی ناراستی دکھاتا ہے۔

i. آج بہت سارے لوگ – حتیٰ کہ لادین لوگ بھی – یسوع مسیح کی راستبازی پر یقین رکھتے ہیں۔ لیکن یسوع کی اپنی زندگی کے دوران اُسے طرح طرح سے بُرے خطابات دیئے گئے، اُسے دغاباز اور ٹھگ، بدرُوح گرفتہ، گناہگار، شریعت کو توڑنے والا، کھاؤ، شرابی اور حتیٰ کہ ناجائز اولاد بھی کہا گیا۔ رُوح القدس اِس دُنیا کو یسوع کی راستبازی کے بارے میں ترغیب دیتا ہے۔

ii. "پہلے راستبازی کو خُدا کے احکام کی صورت میں بیان کیا گیا تھا، اور اب وہ خُدا کے مجسم بیٹے کی صورت میں ظاہر ہوئی ہے جس نے ہر طرح کے حالات اور ہر طرح کے تعلقات میں اِس کا ایک بہت ہی اعلیٰ نمونہ پیش کیا ہے۔" (ٹینی)

ہ. عدالت کے بارے میں اِسلئے کہ دُنیا کا سردار مجرم ٹھہرایا گیا ہے: ابلیس کی عدالت کا مطلب ہے کہ ایک دن آئے گا جب خُدا اُس سب سے بڑے باغی اور دشمن کا بھی حساب کتاب کرے گا۔ رُوح القدس اُس آنے والی عدالت کے بارے میں اِس دُنیا کو خبردار کرتی ہے۔

i. عام طور پر قصوروار ٹھہرائے جانے کے بعد عدالت کی جاتی ہے یعنی سزا دی جاتی ہے۔ لیکن جب رُوح القدس کام کرتا ہے تو ایسی صورت میں اِن دونوں کاموں کے درمیان میں بھی ایک مرحلہ ہے۔ اور یہ ہے خُداوند یسوع مسیح کی راستبازی کا مکاشفہ ملنا، اگر قصوروار ٹھہرایا جانے والا توبہ کر لے تو مسیح کی راستبازی اُس کی عدالت کا تقاضا پورا کرتی ہے اور وہ شخص راستباز ٹھہرایا جاتا ہے۔

ii. "اِس دُنیا اور اِس کے سردار کی عدالت ہوتی ہے اور وہ مجرم ٹھہرایا جاتا ہے۔ وہ لوگ جو دُنیا کے پیچھے چلتے ہیں، اِس دُنیا کے سردار کی پیروی کرتے ہیں وہ ایسے ہی ہیں جو تباہی سے لپٹے ہوئے ہیں، جو ایک ڈوبتے ہوئے جہاز کے ساتھ چمٹے ہوئے ہیں۔" (ڈوڈز)

4. (12-15 آیات) شاگردوں کے درمیان رُوح القدس کا کام

مجھے تم سے اَور بھی بہت سی باتیں کہنا ہے مگر اب تم اُنکی برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن جب وہ یعنی رُوحِ حق آئیگا تو تمکو تمام سچائی کی راہ دِکھائیگا۔ اِسلئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہیگا لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا اور تمہیں آئندہ کی خبریں دیگا۔ وہ میرا جلال ظاہر کریگا۔ اِسلئے کہ مجھ ہی سے حاصل کر کے تمہیں خبریں دیگا۔ جو کچھ باپ کا ہے وہ سب میرا ہے۔ اِسلئے مَیں نے کہا کہ وہ مجھ ہی سے حاصل کرتا ہے اور تمہیں خبریں دیگا۔

اَ. مجھے تم سے اَور بھی بہت سی باتیں کہنا ہے: یہاں پر یسوع اپنے منہ سے بتا رہا ہے کہ اُس نے جو کچھ اپنے شاگردوں اور کلیسیا کو بتانا تھا وہ ابھی نامکمل تھا اور وہ بہت ساری باتیں اور ہدایات رُوح القدس کے وسیلے سے بھی دے گا۔ یسوع مسیح کے اِسی بیان نے ہمیں تحریک دی کہ ہم پورے نئے عہدنامے کی تعلیمات کو ترتیب دیں اور محفوظ کر کے رکھیں۔

i. یہاں پر یسوع نے اُن لوگوں کو جواب دیا ہے جو یہ کہتے ہیں کہ "جو کچھ یسوع کہتا ہے وہ تو مجھے منظور ہے لیکن جو کچھ پولس یا دیگر شاگرد کہتے ہیں وہ مجھے منظور نہیں ہے۔" پولس اور نئے عہدنامے کے دیگر مصنفین نے ہمیں بہت ساری ایسی باتیں بتائی ہیں جن کی تعلیم خود یسوع نے دی ہے۔

- مثال کے طور پر، وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ یسوع کی ذات اور اُس کے صلیب پر کئے گئے کام کی بدولت یہودی قوم کی بہت ساری روایات اور احکام پورے ہو جائیں گے اور نئے عہد نامے کے مطابق اُنکی پابندی ضروری نہ رہے گی۔
- مثال کے طور پر وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ بہت سارے لوگ غیر اقوام میں سے کلیسیا کا حصہ بنیں گے اور اُن کے حقوق دیگر مسیحیوں کے برابر ہونگے اور اُنہیں کلیسیا کا حصہ بننے کے لیے پہلے رسمی طور پر یہودی نہیں بننا پڑے گا۔

ب. **تمکو تمام سچائی کی راہ دِکھائیگا:** ایک طور پر تو یہ بات اُس وقت پوری ہو گئی جب خُدا کے رُوح کی تحریک سے نئے عہد نامے کی تمام تصانیف پوری ہو گئیں۔ دوسرے طور پر رُوح القدس آج بھی ہماری شخصی طور پر سچ کی طرف رہنمائی کرتا ہے، لیکن وہ ہماری رہنمائی کسی بھی ایسے کام کے لیے نہیں کرتا جو خُدا کے کلام سے متصادم ہو، کیونکہ نئے عہد نامے کی کتابوں کی صورت میں خُدا کا مکاشفہِ خاص اب مکمل ہو چکا ہے اور رُوح القدس ہر ایک بات اور کام سے اُس کے حتمی ہونے کی تصدیق کرتا ہے۔

i. **تمام سچائی کی راہ:** "یہاں پر یونانی الفاظ کا اصل ترجمہ یہ ہو گا 'تمام تر سچائی' یہ وہ خاص سچائی ہے جو خُداوند یسوع مسیح کی ذات کے بارے میں اور اُس کے کام اور کلام کے بارے میں ہے۔ ہمارے پاس نیا عہد نامہ اِس بات کی مستقل گواہی ہے کہ رُوح القدس نے ہی رسولوں کو حقیقی سچائی کو جاننے اور اُسے دوسروں کے سامنے پیش کرنے میں مدد کی تھی۔" (ٹاسکر)

ii. **تمہیں آئندہ کی خبریں دیگا:** "اِس وعدے کا تعلق کلیسیا کے نئے دور کے خدوخال کے ساتھ ہے۔ رُوح القدس کلیسیا کی اُس وقت رہنمائی کرے گی جب اُن کے سامنے نہ تو اُن کے خُداوند کی ذات کی مثال ہو گی اور نہ ہی اُس کی اصلاح اُن کے پاس ہو گی۔ یعنی یسوع کی جسمانی طور پر غیر موجودگی کے دور میں۔" (ڈوڈز)

ج. **وہ اپنی طرف سے نہ کہیگا لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا اور تمہیں آئندہ کی خبریں دیگا۔ وہ میرا اجلال ظاہر کریگا:** رُوح القدس کی یہ خدمت ہے کہ وہ یسوع مسیح کو ہم پر ظاہر کرے اور یسوع کی گواہی دے (یوحنا 15 باب 26 آیت)۔ وہ یہ سب کرنے کے لیے نہ صرف بہت ساری مختلف نعمتوں کا استعمال کرتا ہے بلکہ بہت سارے مختلف طریقوں کو بھی استعمال کرتا ہے۔ لیکن اِس سب کے باوجود اُس کا حتمی مقصد ہمیشہ ایک ہی ہوتا ہے اور وہ ہے یسوع مسیح کو ہم پر ظاہر کرنا۔

i. ایسے بھی لوگ ہیں جو یہ کہہ سکتے ہیں کہ اُن کی رویائیں، تجربات، مکاشفہ جات اور خواب رُوح القدس کی طرف سے آئے ہیں، لیکن اگر دیکھا جائے تو ایسے نام نہاد خواب یا رویائیں جو مبینہ طور پر رُوح القدس کی طرف سے ہوتی ہیں یسوع کی ذات کے حوالے سے کسی بھی چیز کو ظاہر نہیں کرتیں، اِس لیے اُن کو ماننا درست نہیں ہے۔

ii. "پس یہ آیت اُن سب بعد میں آنے والی نئی نبوتوں اور نئے خیالات کے حوالے سے فیصلہ کن ہے جنہیں لوگ خُدا کے کلام کے طور پر پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ خُدا کا کلام رُوح القدس کی تحریک سے ملتا ہے، وہ مسیح کی گواہی دیتا ہے، مسیح کے کاموں اور تعلیمات کی آگاہی دیتا ہے۔ اِس کے علاوہ اور کچھ بھی نیا خُدا کا کلام نہیں ہو سکتا۔" (ایلفرڈ)

iii. **جو کچھ باپ کا ہے وہ سب میرا ہے:** "اگر مسیح خُدا کے برابر نہیں تو کیا وہ ایسی کوئی بات کہہ کر کفر کے فتوے سے بچارہ سکتا تھا؟" (کلارک)

ب: یسوع صلیب کی صورت میں آنے والے چیلنج کے لئے شاگردوں کو تیار کرتا ہے۔

1. (16-18 آیات) یسوع اپنے شاگردوں کو اپنے جلد رخصت ہونے کے بارے میں بتاتا ہے۔

تھوڑی دیر میں تم مجھے نہ دیکھو گے اور پھر تھوڑی دیر میں مجھے دیکھ لو گے۔ پس اُسکے بعض شاگردوں نے آپس میں کہا یہ کیا ہے جو وہ ہم سے کہتا ہے کہ تھوڑی دیر میں تم مجھے نہ دیکھو گے اور پھر تھوڑی دیر میں مجھے دیکھ لو گے اور یہ کہ اِسلئے کہ مَیں باپ کے پاس جاتا ہوں؟۔ پس اُنہوں نے کہا کہ تھوڑی دیر جو وہ کہتا ہے یہ کیا بات ہے؟ ہم نہیں جانتے کہ کیا کہتا ہے۔

اَ. تھوڑی دیر میں تم مجھے نہ دیکھو گے: شاگرد یہ نہیں جانتے تھے کہ ایک یا دو گھنٹے کے بعد ہی یسوع کو گرفتار کر لیا جائے گا اور اُس کے بعد اُس کو مصلوب کر دیا جائے گا۔ لیکن پھر بھی اگرچہ وہ باپ کے پاس چلا جائے گا لیکن وہ اُسے اُس کے جی اُٹھنے کے بعد دیکھیں گے۔

i. مجھے نہ دیکھو گے: "یسوع کی موت اور جی اُٹھنے کے وقفے کے دوران شاگرد مایوس اور پریشان ہو گئے اور رُوحانی طور پر اُنہیں سب کچھ دھندلا نظر آنے لگا تھا۔ یہ دُنیا تو اُسے نہیں دیکھ پا رہی تھی لیکن شاگرد بھی اپنے خُداوند کو نہیں دیکھ رہے تھے۔" ٹرینچ)

ii. مجھے دیکھ لو گے: "اور پھر تھوڑا سا وقت گزرے گا اور پھر تم مجھے دیکھو گے (ὄψεσθέ με)، یعنی جسمانی آنکھوں کے ساتھ۔ جب اُس کی موت اور جی اُٹھنے کا مختصر درمیانی وقت گزر گیا تو وہ اُسے اپنی جسمانی آنکھوں سے پھر دیکھیں گے۔" (ٹرینچ)

ب. یہ کیا ہے جو وہ ہم سے کہتا ہے: شاگرد اِس ساری صورتحال سے پریشان تھے اور وہ تذبذب کا بھی شکار تھے۔ اُن کا خیال تھا کہ یسوع اپنے جانے اور اپنے کام کے حوالے سے ضرورت سے زیادہ پُراسرار اور راز کی باتیں کر رہا ہے۔ جب وہ یہ کہہ رہا تھا کہ وہ اُسے نہیں دیکھیں گے اور پھر دیکھیں گے تو وہ اِس سب کو قطعی طور پر نہیں سمجھے تھے۔

i. یہ کیا ہے جو وہ ہم سے کہتا ہے: "یہاں پر 'کہنے' کے لیے یونانی زبان کا لفظ آیت کے شروع میں اِسی بات کے لیے استعمال ہونے والے لفظ سے مختلف ہے، پس یہاں پر اِس کا ترجمہ یہ ہو سکتا ہے کہ 'ہم نہیں جانتے کہ وہ جو کچھ کہہ رہا ہے اُس کا کیا مطلب ہے'۔" (ٹاسکر)

ii. "گرائمر کے لحاظ سے یہ ماضی نامکمل کا فقرہ ہے، اور جو لفظ 'کہا' ہے اُس کا مطلب ہے وہ کہتے رہے یا پوچھتے رہے (elegon) اور اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اِس بات کے حوالے سے اُن میں بحث ہوتی رہی یا بات ہوتی رہی۔ اور جو گفتگو یسوع کر رہا تھا وہ کوئی ایسا لیکچر نہیں تھا جس کے بیان میں قطعی طور پر کوئی رکاوٹ نہ آئی ہو۔" (ٹینی)

iii. "یہاں پر ہمارے لیے ساری صورتحال واضح ہے جبکہ اُس وقت اُن کے لیے یہ ساری باتیں پُراسرار تھیں۔ اگر یسوع مسیحانہ سلطنت کو قائم کرنا چاہتا ہے تو پھر وہ جا کیوں رہا ہے، اور اگر وہ اُس کو قائم نہیں کرنا چاہتا تو پھر دوبارہ آنے کی بات کیوں کر رہا ہے؟" (گوڈٹ، بحوالہ مورث)

2. (19-22 آیات) یسوع بتاتا ہے کہ کیسے آنے والا دکھ خوشی میں بدل جائے گا۔

یسوع نے یہ جان کر کہ وہ مجھ سے سوال کرنا چاہتے ہیں اُن سے کہا کیا تم آپس میں میری اِس بات کی نسبت پوچھ پاچھ کرتے ہو کہ تھوڑی دیر میں تم مجھے نہ دیکھو گے اور پھر تھوڑی دیر میں مجھے دیکھ لو گے؟ مَیں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تم تو روؤ گے اور ماتم کرو گے مگر دُنیا خوش ہو گی۔ تم غمگین تو ہو گے تمہارا غم ہی خوشی بن جائیگا۔ جب عورت جننے لگتی ہے تو غمگین ہوتی ہے اِسلئے کہ اُسکے دُکھ کی گھڑی آ پہنچی لیکن جب بچہ پیدا ہو چکتا ہے تو اِس خوشی سے کہ دُنیا میں ایک آدمی پیدا ہوا اُس درد کو پھر یاد نہیں کرتی۔ پس تمہیں بھی اب تو غم ہے مگر مَیں تم سے پھر ملونگا اور تمہارا دِل خوش ہو گا اور تمہاری خوشی کوئی تم سے چھین نہ لیگا۔

اَ. یسوع نے یہ جان کر کہ وہ مجھ سے سوال کرنا چاہتے ہیں: یسوع سمجھ گیا تھا کہ شاگرد اِس بات کے حوالے سے اور زیادہ وضاحت چاہتے تھے۔ لیکن وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اُنہیں محض معلومات سے بڑھ کر اور بہت کچھ کی ضرورت تھی۔ اُن کے دلوں اور دماغوں کو آنے والے مشکل وقت کو برداشت کرنے کے لیے تیار ہونے کی ضرورت تھی۔

i. "یسوع نے اُنکی پریشانی کو بھانپتے ہوئے اور یہ جانتے ہوئے کہ وہ کچھ سوالات کرنا چاہتے ہیں اُن سے کہا 'کیا تم میرے بارے میں آپس میں پوچھ پاچھ کرتے ہو؟'" (ڈوڈز)

ب. تم غمگین تو ہو گے تمہارا غم ہی خوشی بن جائیگا: یسوع جانتا تھا کہ آئندہ چند گھنٹوں کے دوران وہ بہت گہرے دُکھ کا تجربہ کرنے والے تھے۔ لیکن وہ اِس بات کو بھی جانتا تھا کہ خُدا اپنی قدرت اور فضل سے اُن کے اُس دکھ اور غم کو خوشی میں بدل دے گا۔

i. یہ الفاظ کہ تم غمگین تو ہو گے یقینی طور پر سچ تھے۔

- وہ غمگین ہونگے اپنے ایک بہت ہی پیارے کو کھونے کی وجہ سے
- وہ غمگین ہونگے اپنے مالک اور مسیحا کے ٹھٹھوں میں اُڑائے جانے کی وجہ سے۔
- وہ غمگین ہونگے کیونکہ بظاہر اُن کے دشمن کی جیت ہو رہی ہو گی۔
- وہ غمگین ہونگے کیونکہ بظاہر اُن کی ساری کی ساری اُمید ختم ہو جائے گی۔

ii. مسیح کی مصلوبیت اور اُس کے ساتھ دیگر تمام چیزیں اور یسوع کے ساتھ ہونے والا سلوک خُدا کے منصوبے کی تکمیل کی راہ میں کوئی رکاوٹ یا روڑا نہیں تھا جس پر یسوع کو غالب آنے کی ضرورت تھی، بلکہ خُدا کے منصوبے کی تکمیل کی اصل راہ ہی وہ صلیب تھی۔ پس اِس وجہ سے اُن کا دکھ اور غم خوشی میں بدل جائے گا۔

iii. خُدا کا کام اُن کے غم کو بدل کر اُسکی جگہ اُنہیں خوشی نہیں دے دینا تھا، بلکہ اُس کا کام اُن کے غم ہی کو خوشی میں بدل دینا تھا جیسے کہ وہ اکثر ہماری زندگیوں میں کرتا ہے۔ اُن کے غم کا براہِ راست تعلق اُس خوشی کے ساتھ تھا جو اُن کی زندگیوں میں آنے والی تھی بالکل اُسی طرح جیسے ایک ایسی عورت کے دکھ اور غم کا تعلق اُس کی خوشی کے ساتھ ہوتا ہے جو بچہ جن رہی ہوتی ہے۔ وہ دکھ اُٹھاتی ہے اور اُس کا دکھ خوشی میں بدل جاتا ہے کیونکہ وہ جان لیتی ہے کہ اُس کے وسیلے دُنیا میں ایک آدمی پیدا ہوا۔

iv. "یہ بڑی حیرت انگیز اور غیر معمولی بات ہے کہ رسولوں نے اپنی کسی بھی بات، پیغام یا خط میں یسوع مسیح کی موت کو کسی بھی طرح کے غم، دکھ یا رنج کے ساتھ پیش نہیں کیا۔ ہم یہ ضرور دیکھتے ہیں کہ یسوع کی مصلوبیت کے دوران شاگردوں نے اپنے رویوں کی وجہ سے ندامت کا اظہار ضرور کیا ہے، لیکن یسوع کے جی اُٹھنے کے بعد اور خاص طور پر پنتکست کے بعد ہم اُن کی باتوں یا پیغام میں قطعی طور پر کسی طرح کے دُکھ کو نہیں دیکھتے۔" (سپرجن)

ج. مَیں تم سے پھر ملونگا اور تمہارا دِل خوش ہو گا: چونکہ شاگرد مکمل طور پر یسوع کے خود سے جُدا ہونے کو نہیں سمجھ پائے تھے اِس لیے وہ اُس وقت اُس خوشی کو بھی نہ سمجھ سکے جو اُنہیں یسوع کو دوبارہ دیکھ کر حاصل ہونے والی تھی۔ لیکن جب یہ واقعہ ہوا تو اُس وقت کوئی بھی شخص اُنہیں دیکھ کر اور اُن کی گواہی کو سن

کر اُن کی خوشی سے انکار نہیں کر سکتا تھا۔ اُن کو اپنی گواہی کی صداقت پر اِس قدر یقین تھا کہ اُنہوں نے اُس کے لیے اپنی جانیں تک قربان کر دیں۔ یہ ایک ایسی خوشی تھی جو اُن سے کوئی بھی چھین نہیں سکتا تھا۔

i. تمہاری خوشی کوئی تم سے چھین نہ لیگا: "ہمارے خُداوند کی بات کا مطلب غالباً کچھ یوں تھا کہ: اُس کے جی اُٹھنے کی گواہی اُن پر اِس کامل طور پر ظاہر ہو گی کہ اُس کے بارے میں اُن کے دل میں قطعی طور پر کوئی شک وشبہ نہیں رہے گا اور اِس کے نتیجے کے طور پر اُن کی خوشی بہت عظیم اور مستقل ہو گی۔" (کلارک)

ii. "اُن کے لیے غم کی بات یہ تھی کہ وہ دُکھ اُٹھائے گا، لیکن اُنکے لیے خوشی کی بات یہ تھی کہ اُس نے وہ سارا دُکھ اُٹھالیا ہے۔ جب کوئی جنگجو جنگ جیت کر آتا ہے اور اُس کے جسم پر زخموں کو بہت سارے نشان ہوتے ہیں۔ یہ وہی زخم ہوتے ہیں جو اُسے لڑتے ہوئے اور جیتنے کے مرحلے میں لگتے تھے۔ جب لوگ اُن زخموں کو دیکھتے ہیں تو وہ اُن کی وجہ سے نوحہ نہیں کرتے، اُن کی وجہ سے روتے اور چلاتے نہیں بلکہ خوش ہوتے ہیں۔" (سپرجن)

3. (23- 27 آیات) یسوع اپنے رخصت ہونے کے بعد شاگردوں کی خُدا تک خاص رسائی کی بدولت ملنے والی زیادہ خوشی کا وعدہ کرتا ہے۔

اُس دِن تم مجھ سے کچھ نہ پوچھو گے۔ مَیں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر باپ سے کچھ مانگو گے تو وہ میرے نام سے تمکو دے گا۔ اب تک تم نے میرے نام سے کچھ نہیں مانگا۔ مانگو تو پاؤ گے تاکہ تمہاری خوشی پوری ہو جائے۔ مَیں نے یہ باتیں تم سے تمثیلوں میں کہیں۔ وہ وقت آتا ہے کہ پھر تم سے تمثیلوں میں نہ کہونگا بلکہ صاف صاف تمہیں باپ کی خبر دونگا۔ اُس دن تم میرے نام سے مانگو گے اور مَیں تم سے یہ نہیں کہتا کہ باپ سے تمہارے لئے درخواست کرونگا۔ اِسلئے کہ باپ تو آپ ہی تمکو عزیز رکھتا ہے کیونکہ تم نے مجھ کو عزیز رکھا ہے اور ایمان لائے ہو کہ مَیں باپ کی طرف سے نکلا۔

اَ. اُس دِن تم مجھ سے کچھ نہ پوچھو گے: یسوع کا یہاں پر غالباً یہ مطلب تھا کہ جب وہ اُس کے جی اُٹھنے کو دیکھیں گے اور اپنے غم اور دکھ پر اِس طرح سے غالب آ جائیں گے کہ اُن کے پاس کہنے کو کوئی لفظ ہی نہیں ہو گا۔ لیکن اِس کا مطلب یہ نہیں کہ یسوع سے دُعا کرنے کا سلسلہ بند ہو جائے گا، بلکہ سچ تو یہ ہے کہ اُس کے بعد یہ سلسلہ اور زیادہ وسیع ہو جائے گا۔

i. اب تک تم نے میرے نام سے کچھ نہیں مانگا: "ابھی تک تم نے مجھے خُدا اور انسان کے درمیان عظیم درمیانی تسلیم نہیں کیا۔ لیکن یہ دیگر بہت ساری سچائیوں میں سے ایک سچائی ہے جو رُوح القدس کے وسیلے سے اور وضاحت کے ساتھ تم پر ظاہر ہو گی۔" (کلارک)

ب. اگر باپ سے کچھ مانگو گے تو وہ میرے نام سے تمکو دے گا: یسوع کے صلیب پر کئے گئے کام کی وجہ سے اب شاگردوں کی یسوع ہی کے وسیلے خُدا تک لامحدود اور ناقابلِ انکار رسائی ہے۔ شاگردوں نے ابھی یسوع کے نام میں دُعا کرنی تھی اور یسوع یہاں پر اُن کو یہ تعلیم دے رہا ہے۔

i. "اِس کا مطلب یہ ہے کہ یسوع کی موت جس کے وسیلے ہم سب کا کفارہ دیا گیا ہر ایک چیز اور صورتحال میں انقلاب برپا کر دے گی۔ یسوع مسیح کے کفارے کے ذریعے اُسی کے نام میں لوگ خُدا باپ تک رسائی حاصل کریں گے اور اُس سے جب دُعائیں کریں گے تو اُن کا جواب پائیں گے۔" (مورِس)

ج. صاف صاف تمہیں باپ کی خبر دونگا: شاگردوں کو یہ یقین رکھنا چاہیے کہ جب اُن کی خوشی بحال ہو جائے گی اور اُن کو یسوع مسیح کے وسیلے خُدا باپ تک رسائی حاصل ہو گی تو وہ باپ کو خود بہتر طور پر جانیں گے اور اُس کے بارے میں مسلسل جانتے رہیں گے۔

i. **تمثیلوں میں:** "خُداوند نے تمثیل کا لفظ یہاں پر اُن باتوں کی طرف اشارہ کرنے کے لیے کیا ہے جو کچھ مخفی تاثر دیتی ہیں، جیسے کہ 'تھوڑی دیر میں تم مجھے نہ دیکھو گے اور پھر تھوڑی دیر میں دیکھ لو گے' اور 21 آیت میں عورت کے بچہ جننے کی تشبیہ۔" (ٹاسکر)

د. **باپ تو آپ ہی تمکو عزیز رکھتا ہے:** یسوع یہاں پر واضح طور پر یہ کہہ رہا ہے کہ ایسا نہیں کہ یسوع اپنے اُس باپ کو منانے کی کوشش کرے گا جو بہت زیادہ غصے میں ہے۔ بلکہ اُس کا صلیب پر کیا گیا کام ہی اُسکے ماننے والوں کو وہ راستبازی عطا کرے گا جس کی بنیاد پر خُدا باپ اُن کو عزیز رکھے گا۔

i. "یہاں پر یسوع کہہ رہا ہے کہ تم خُدا کے پاس جا سکتے ہو کیونکہ وہ تم کو عزیز رکھتا ہے، اور یہ بات یسوع صلیب سے پہلے کہہ رہا ہے۔ اُس نے صلیب پر جان خُدا کے غصے کو محبت میں بدلنے کے لیے نہیں دی، بلکہ اُس نے صلیب پر جان اِس لیے دی ہے کہ وہ لوگوں کو بتا سکتے کہ خُدا اُن سے پیار کرتا ہے۔ وہ اِس لیے نہیں آیا کہ خُدا دُنیا سے بہت زیادہ نفرت کرتا تھا، بلکہ وہ اِس وجہ سے آیا کیونکہ خُدا دُنیا سے بہت زیادہ محبت کرتا تھا۔ یسوع خُدا کی محبت کو انسان کے پاس لیکر آیا۔" (بارکلے)

ii. "یہاں پر وہ وجہ بیان کی گئی ہے کہ کیوں یسوع اُن کے لیے شفاعت نہیں کرے گا، کیونکہ اُسے ایسا کرنے کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی۔ باپ آپ ہی اُن کو عزیز رکھتا ہے۔ یسوع کو ضرورت نہیں کہ وہ خُدا کے غصے یا غصب کو بڑی محنت کے ساتھ اُس کی محبت میں بدلے۔ خُدا اُن کو اِس وجہ سے قبول کرلے گا کیونکہ اُن کا مسیح کے ساتھ ایک اچھا اور سچا رشتہ یا تعلق ہے۔" (مورث)

ہ. **کیونکہ تم نے مجھ کو عزیز رکھا ہے:** باپ شاگردوں کو اِس لیے پیار نہیں کرتا تھا کہ وہ یسوع کو پیار کرتے تھے، بلکہ اُن کا یسوع کے لیے پیار اِس بات کی گواہی تھی کہ خُدا اُن سے پیار کرتا تھا۔

i. نبض کی وجہ سے دل نہیں دھڑکتا، بلکہ نبض تو دل کے دھڑکنے کا ثبوت ہوتی ہے۔ خُدا کے لیے ہماری محبت اُسے ہم سے محبت کرنے کے لیے مجبور نہیں کرتی بلکہ یہ اِس بات کا ثبوت ہے کہ وہ ہم سے پیار کرتا ہے۔

4. (28-32 آیات) شاگرد اپنے ایمان کا اقرار کرتے ہیں، یسوع اُسے درست تناظر میں رکھتا ہے۔

مَیں باپ میں سے نکلا اور دُنیا میں آیا ہوں۔ پھر دُنیا سے رُخصت ہو کر باپ کے پاس جاتا ہوں۔ اُسکے شاگردوں نے کہا دیکھ اب تُو صاف صاف کہتا ہے اور کوئی تمثیل نہیں کہتا۔ اب ہم جان گئے کہ تُو سب کچھ جانتا ہے اور اِسکا محتاج نہیں کوئی تجھ سے پوچھے۔ اِس سبب سے ہم ایمان لاتے ہیں کہ تُو خُدا سے نکلا ہے۔ یسوع نے اُنہیں جواب دیا کیا تم اب ایمان لاتے ہو؟ دیکھو وہ گھڑی آتی ہے بلکہ آ پہنچی کہ تم سب پراگندہ ہو کر اپنے اپنے گھر کی راہ لو گے اور مجھے اکیلا چھوڑ دو گے تو بھی مَیں اکیلا نہیں ہوں کیونکہ باپ میرے ساتھ ہے۔

اَ. **مَیں باپ میں سے نکلا:** یہاں پر یسوع نے ایک بار پھر اُسی بات کو دہرایا ہے جو وہ پہلے کہہ چکا ہے اور اپنے شاگردوں کو بتا چکا ہے کہ وہ اُن سے اور اِس دُنیا سے رخصت ہو کر اپنے باپ کے پاس جا رہا ہے۔ یوحنا 16 باب 28 آیت یسوع کے عظیم کام کا غیر معمولی خلاصہ پیش کرتی ہے۔

- **مَیں باپ میں سے نکلا:** یسوع مسیح خُدا ہے جو اِس دُنیا اور کائنات کے وجود میں آنے سے پہلے آسمانی جلال میں رہ رہا تھا۔
- **اور دُنیا میں آیا ہوں:** یسوع مسیح مجسم ہو کر انسان بنا اور اُس نے اپنی الٰہی فطرت کے ساتھ انسانی فطرت کو اپنایا۔
- **پھر دُنیا سے رُخصت ہو کر:** یسوع اِس دُنیا میں اپنے جان دینے والا تھا۔
- **باپ کے پاس جاتا ہوں:** یسوع مُردوں میں سے زندہ ہو کر آسمان پر چڑھ جائے گا۔

i. "اِن فقروں کے اندر ہمیں نجات کے سارے منصوبے کی ترتیب صاف نظر آ رہی ہے۔ یسوع باپ کے پاس سے اِس دُنیا میں آیا اور اِس دُنیا سے پھر باپ کے پاس چلا گیا۔" (مورگن)

ii. "مسیحی ایمان کا سارا خلاصہ اِن چار فقروں میں کر دیا گیا ہے۔ اِن کے بارے میں 'کیوں' اور 'کیسے' جیسے سوالات پوچھے جا سکتے ہیں اور اِس بنیاد پر ہی ساری مسیحیت کھڑی ہوئی ہے۔" (ٹرینچ)

ب. **اب ہم جان گئے کہ تُو سب کچھ جانتا ہے:** پچھلے بیان کے خلاصے کو سننے کے بعد شاگردوں نے محسوس کیا کہ اب وہ جان گئے ہیں۔ وہ اپنے طور پر بالکل مخلص ہیں، لیکن وہ ضرورت سے زیادہ اعتماد کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔

i. "اُنہوں نے اعلان کیا کہ مسیح کے مشن کے خُدا کی طرف سے ہونے پر اُن کے ایمان کی تصدیق ہو گئی ہے۔ وہ اِس بارے میں ہر لحاظ سے مخلص تھے۔ اُنہیں یہ محسوس ہوا کہ وہ اُس مقام سے بہت آ گئے ہیں جہاں پر شک کرنے کے امکان پائے جاتے تھے۔ جس قدر بہتر اُنہیں یسوع جانتا تھا وہ خود بھی اپنے آپ کو ویسے نہیں جانتے تھے۔" (مورگن)

ج. **کیا تم اب ایمان لاتے ہو۔۔۔ تم سب پراگندہ ہو کر:** یسوع اپنے شاگردوں کے ایمان پر کسی طرح کا شک نہیں کرتا تھا لیکن وہ اُنہیں خبردار کرتا ہے کہ اُس پر حتمی ایمان لانے سے پہلے اُن کا ایمان بُری طرح ہل جائے گا اور وہ پریشان ہو جائیں گے۔ اُن کے لیے اُس بالائی منزل پر کھانا کھاتے ہوئے اور اُس سے باتیں کرتے ہوئے یسوع پر ایمان لانا بہت آسان تھا لیکن باغِ گتسمنی کے اندر ایسا نہیں ہو گا بلکہ وہ سب اُسے چھوڑ کر پراگندہ ہو جائیں گے۔

i. ایسا نہیں کہ یسوع نے چونکہ اُنہیں بتایا تھا اِس لیے اِس کا ہونا لازمی یا ضروری تھا۔ "حقیقت یہ ہے کہ یسوع تو اِن حالات کے بارے میں پہلے سے جانتا تھا اور اُس نے اپنے شاگردوں کو پہلے سے اُن کے بارے میں اِس لیے بتایا کہ وہ اُس کی باتوں کو یاد کریں اور اپنی اِس ملاقات کو نہ بھولیں اور یسوع کی یہی باتیں اور یہی یادگار اُنہیں دوبارہ اپنے ایمان میں بحال اور مضبوط کرے۔" (مورگن)

ii. "اِن الفاظ 'کیا تم اب ایمان لاتے ہو؟' کو صرف ایک سادہ بیان کے طور پر بھی لکھا جا سکتا ہے۔ یہاں پر اِس فقرے میں سب سے زیادہ زور 'اب' پر ہے۔ پس یسوع کی طرف سے کہے گئے اِس فقرے کو یوں بیان کیا جا سکتا ہے کہ 'اب تو تم ایمان لاتے ہو لیکن جلد ہی تمہارا ایمان ہل جائے گا۔'" (ٹاسکر)

iii. "یسوع نے اُن کے دل کا حال پڑھ لیا تھا اور وہ اُسے اُن سے بہتر جانتا تھا۔ نہ صرف وہ اُن کے اَن پوچھے سوالات کو جان سکتا تھا بلکہ وہ اپنے لیے اُن کے ایمان کی مضبوطی کا بھی اندازہ کر سکتا تھا۔ اُن کا ایمان یسوع پر بڑا پُر خلوص اور سچا تھا لیکن اُن کے ایمان کا ایسا امتحان ہونے جا رہا تھا جس کا اُنہیں اندازہ تک نہیں تھا۔" (بروس)

د. **تم سب پراگندہ ہو کر اپنے اپنے گھر کی راہ لو گے:** اُن پر مشکل گھڑی بہت جلد آنے والی تھی اور اُس گھڑی میں ہر ایک شاگرد صرف اپنے بارے میں سوچے گا اور یسوع کو اکیلا چھوڑ کر بھاگ جائے گا۔

i. "جب اُسے اُن کی دوستی کی ضرورت نہیں تھی، وہ اُس کے بہترین دوست تھے، جب وہ کوشش کر کے بھی اُس کے لیے کچھ بھی نہیں کر سکتے تھے اُس وقت وہ اُس کے وفادار پیروکار تھے۔ لیکن جلد ہی وہ گھڑی آ گئی جب وہ کم از کم ایک گھنٹے کے لیے اُس کے ساتھ جاگ سکتے تھے، اُس

کی گرفتاری کے وقت وہ اُس کے ساتھ جا سکتے تھے، یسوع کے مخالفین کے مقابلے میں اقلیتی رائے ہی دے سکتے تھے، لیکن وہ سب اُسے چھوڑ کر بھاگ گئے۔" (سپرجن)

ii. "وہ وہیں پر کھڑا ہے۔ وہ سب اُسے اکیلا چھوڑ کر بھاگ گئے لیکن وہ اپنے مقصد کے ساتھ وہیں پر کھڑا تھا۔ وہ نجات دینے کے لیے آیا تھا اور وہ نجات دے گا۔ وہ بچانے کے لیے آیا ہے اور وہ بچائے گا۔ وہ دُنیا پر غالب آنے کے لیے آیا تھا اور وہ دُنیا پر غالب آیا۔" (سپرجن)

ہ. **تو بھی مَیں اکیلا نہیں ہوں کیونکہ باپ میرے ساتھ ہے:** یسوع صلیب کے سارے راستے پر جاتے ہوئے اور حتیٰ کے صلیب کے اوپر بھی اپنے خُدا باپ کے ساتھ گہرے تعلق پر ہی انحصار کئے رہا۔ اپنی زمینی زندگی کے اُن اوقات میں جب وہ بالکل تنہا تھا وہ یہ جانتا تھا کہ خُدا باپ اُس کے ساتھ ہے۔

i. "مجھے وہ حوالہ یاد ہے جب ابرہام اپنے بیٹے اضحاق کے ساتھ موریاہ کے پہاڑ پر گیا تھا جہاں پر اُس نے اضحاق کو قربان کرنا تھا۔ وہاں پر لکھا ہے کہ وہ دونوں باپ بیٹا پہاڑ پر اکٹھے گئے، بالکل اُسی طرح خُدا باپ اور اُس کا پیارا بیٹا بھی اکٹھے ہی کوہِ کلوری پر گئے جہاں پر خُدا باپ نے اپنے اکلوتے اور پیارے بیٹے کو قربان کرنا تھا۔ اُن دونوں کے علیحدہ علیحدہ مقاصد نہیں تھے، وہ دونوں اکٹھے ایک ہی مقصد کے لیے وہاں پر گئے۔" (سپرجن)

5. (33 آیت) یسوع کے صلیب پر جان دینے کے لئے جانے سے پہلے تمام تعلیمات اور شاگردوں کے سامنے الوداعی خطاب کا فتح مندانہ اختتام

مَیں نے تم سے یہ باتیں اِسلئے کہیں کہ تم مجھ میں اطمینان پاؤ۔ دُنیا میں مصیبت اُٹھاتے ہو لیکن خاطر جمع رکھو مَیں دُنیا پر غالب آیا ہوں۔

اَ. **مَیں نے تم سے یہ باتیں۔۔۔ کہیں:** چند لمحوں میں یسوع اپنے شاگردوں کے لیے دُعا کرے گا۔ دُعا کرنے سے پہلے اُس نے اُس لمبی گفتگو کے مقصد کے بارے میں اُن کو آگاہ کیا: اُس نے یہ ساری گفتگو اُن کو اطمینان دلانے اور اُن کی یقین دہانی کروانے کے لیے کیں کہ وہ بالآخر اُس کے وسیلے سب مشکلات پر غالب آئیں گے۔

ب. **کہ تم مجھ میں اطمینان پاؤ:** یسوع اپنے شاگردوں کو امن کی پیشکش کرتا ہے۔ اُس نے اُن کو یہ پیشکش اُس وقت کی جب اُن کے لیے حالات بہت ہی ناساز گار ہونے والے تھے۔ اُسی خاص وقت پر یہوداہ یسوع کے دشمنوں سے ملاقات کر رہا تھا تا کہ یسوع کو گرفتار کروا سکے۔ یسوع یہ جانتا تھا کہ اگلے دن کے ختم ہونے سے پہلے اُسے گرفتار کر لیا جائے گا، اُسے رد کیا جائے گا، اُس کو ٹھٹھوں میں اُڑایا جائے گا، اُس کی تضحیک کی جائے گی، اُس پر بہت ظلم و تشدد کیا جائے گا اور پھر اُسے مصلوب کر دیا جائے گا۔ ہمارا خیال ہے کہ ایسے میں شاگردوں کو چاہیے تھا کہ وہ یسوع کو اطمینان اور تسلی دیتے لیکن یسوع کے پاس اطمینان ہے اور وہ اِس قدر وافر ہے کہ وہ دوسروں کو اپنے اطمینان کی پیشکش کر سکتا ہے۔

i. **تم مجھ میں اطمینان پاؤ:** یسوع نے اطمینان کا وعدہ نہیں کیا، اُس نے اُنہیں اطمینان کی پیشکش کی، "**تم مجھ میں اطمینان پاؤ**"۔ یہ بالکل ممکن ہے کہ لوگ یسوع کی پیروی تو کریں لیکن وہ اُس کے اطمینان کو حاصل کرنے سے انکار کر دیں۔ ہم اُس اطمینان کو جس کی پیشکش یسوع کرتا ہے یسوع کی اپنی ذات میں ہی پا سکتے ہیں۔ یسوع نے اُن سے کہا تھا کہ "**تم مجھ میں اطمینان پاؤ**"۔ ہم یسوع کے علاوہ حقیقی امن کہیں بھی اور حاصل نہیں کر سکتے۔

ii. یسوع نے انسان کے لیے خُدا کا اطمینان پانے کے لیے دروازہ کھولا۔ "پس جب ہم ایمان سے راستباز ٹھہرے تو خُدا کے ساتھ اپنے خُداوند یسوع مسیح کے وسیلہ سے صلح رکھیں۔" (رومیوں 5 باب 1 آیت)

iii. یسوع نے انسان کے لیے دوسروں کے ساتھ صلح اور اطمینان کا دروازہ کھولا۔ "کیونکہ وہی ہماری صلح ہے جس نے دونوں کو ایک کر لیا اور جُدائی کی دیوار جو بیچ میں ڈھا دیا۔" (افسیوں 2 باب 14 آیت)

iv. سیاق و سباق کی روشنی میں دیکھا جائے تو یہ لفظ اطمینان بہت ہی بامعنی ہے۔ اِس کے پس منظر میں ہم تنازعے، مشکلات اور اُن پر غالب آنے جیسی باتوں کے بارے میں پڑھتے ہیں۔ "اُن نے ایسے اطمینان اور تسلی کا وعدہ کیا جو مشکلات اور تکالیف کے درمیان بھی موجود ہوتا ہے، ایک ایسا اطمینان جو مشکل جدوجہد اور تنازعات میں بھی قائم رہتا ہے۔(میکلیرن)

v. یسوع کا یہ وعدہ بالخصوص اُن گیارہ شاگردوں کے لیے، بہت زیادہ بامعنی تھا۔ "اُس نے ایک ہی سانس میں اُنہیں یہ بھی بتا دیا کہ وہ اُسے چھوڑ کر بھاگ جائیں گے اور تبھی اُس نے اُن کو امن، اطمینان اور صلح کی یقین دہانی بھی کروا دی۔ یسوع اُن کو اُن کی ساری کمزوریوں کے باوجود پیار کرتا تھا۔" (مورِث)

ج. **دُنیا میں مصیبت اُٹھاتے ہو:** یسوع نے اُن کے سامنے یہ بھی بیان کیا کہ وہ مصیبت اُٹھائیں گے۔ ہمیں اطمینان اور تسلی کی پیشکش کی گئی ہے لیکن ہمارے ساتھ مصیبتوں اور ایذارسانی کا وعدہ بھی کیا گیا ہے۔ جب ہم مسیحی زندگی شروع کرتے ہیں، ہو سکتا ہے کہ ہماری زندگی میں کچھ ہی مشکلات ہوں لیکن یاد رکھیں کہ اپنے ایمان کی وجہ سے ہمیں مشکلات اور پریشانیوں کا سامنا ضرور کرنا پڑتا ہے۔

i. جب ہمیں اس بات کی سمجھ آ جاتی ہے تو اِس کے ہماری جھوٹی اُمید ختم ہو جاتی ہے۔ وہ مسیحی جو مشکلات کا شکار ہوتے ہیں وہ اکثر اِس بات کی اُمید کرتے ہیں کہ ایسا دن آئے جب وہ اپنی آزمائشوں پر ہنسیں گے اور اُن ایک کے بعد دوسری مشکلات پر فتح یابی حاصل ہو۔ ہم جب تک بھی اِس دُنیا میں ہیں ہم سے وعدہ کیا گیا ہے کہ ہمیں کسی نہ کسی سطح پر جدوجہد کرنی پڑے گی، لیکن اِس کے ساتھ ساتھ ہمارے لیے یسوع مسیح کی ذات میں اطمینان موجود ہے۔

ii. "اِس سے جان نہیں چھڑائی جا سکتی۔ یہ دُنیا مسیحی مقدسین کے لیے جنت نہیں بلکہ عالمِ ارواح (ایک تصوراتی جگہ جہاں پر رُوحیں پاک کی جاتی ہیں) جیسا ہے۔ اِس کو میگلان کی تنگ آبی گزرگاہ سے تشبیہ دی جا سکتی ہے جو اِس قسم کی جگہ ہے جہاں پر انسان جس مرضی طرف جانے کی کوشش کرے ہوا اُس کے مخالف ہی ہوتی ہے۔"(ٹراپ)

د. **خاطر جمع رکھو مَیں دُنیا پر غالب آیا ہوں:** یسوع نے اپنی فتح یابی کی سچائی کا بیان کیا ہے۔ یہ ایک بہت ہی حیرت انگیز بیان ہے وہ بھی ایک ایسے شخص کی طرف سے جو جلد ہی گرفتار ہونے والا تھا، رَد کیا جانے والا تھا، اُس کی تضحیک ہونے والی تھی، اُسے ٹھٹھوں میں اُڑایا جانے والا تھا، اُس پر تشدد کیا جانے والا تھا اور اُسے مصلوب کیا جانے والا تھا۔ لیکن یسوع پر نہ تو یہوداہ، نہ پیلاطس، وہاں موجود بڑا ہجوم، سپاہی اور حتیٰ کہ موت بھی غالب نہ آ سکی۔ یسوع بالکل بجا طور پر کہہ سکتا تھا کہ "مَیں دُنیا پر غالب آیا ہوں۔" اگر یہ اُس وقت سچ تھا تو آج بھی سچ ہے۔

i. جب یسوع اپنے شاگردوں کو تسلی دینا چاہتا تھا تو اُس نے اُن کے سامنے اپنے غالب آنے کے بارے میں بتایا نہ کہ اُن کی فتح مندی کے بارے میں۔ یسوع نے اُنہیں یہ نہیں کہا کہ پریشان نہ ہوں یا اور زیادہ کوشش کرتے رہو، بلکہ وہ جانتا تھا کہ اُس کی فتح مندی اُس کے شاگردوں کی فتح مندی تھی۔

ii. "وہ تین طرح سے دُنیا پر غالب آیا: وہ اپنی زندگی میں اِس پر غالب آیا، اپنی موت میں بھی دُنیا پر غالب آیا اور اپنے جی اُٹھنے میں بھی۔" (بوئیس)

iii. "صلیب کے سائے میں یسوع کی طرف سے دیا جانے والا یہ بیان بہت ہی بے باک ہے۔۔۔وہ صلیب کی طرف کسی طرح کے خوف یا دکھی حالت میں نہیں گیا بلکہ فتح مندانہ حالت میں۔" (مورث)

iv. "یسوع اُس وقت اِس دُنیا پر غالب آیا جب کوئی بھی اور شخص یا چیز اُس پر غالب نہیں آ سکی تھی۔" (سپرجن)

v. "یسوع کے اِس دُنیا پر غالب آنے کا خیال یوحنا کو بہت عزیز رہا ہے۔ یونانی لفظ Nikeo یوحنا کی انجیل میں تو اِسی جگہ پر استعمال ہوا ہے لیکن یوحنا کے خطوط اور مکاشفہ کی کتاب میں یہ لفظ بائیس دفعہ استعمال ہوا ہے۔" (ڈوڈز)

vi. "جب دُنیا میرے اور خُدا کے درمیان آ جاتی ہے تو یہ مجھ پر غالب آ جاتی ہے۔ جب یہ میری جسمانی خواہشات کو پورا کرتی ہے، جب یہ میری توانائی کو جذب کر لیتی ہے، جب یہ اَن دیکھی اور ابدی چیزوں کے حوالے سے میری آنکھوں پر پٹی باندھ دیتی ہے تو یہ مجھ پر غالب آ جاتی ہے۔" (میکلیرن)

vii. یہ جاننا کہ یسوع اِس دُنیا پر غالب آیا ہے ہمارے دل میں خوشی اور اطمینان بھر دیتا ہے۔ یہ یسوع مسیح کی ذات میں ہمارے اطمینان اور تسلی کی بنیاد ہے۔ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ یسوع کے پاس سارا اختیار ہے، ہم دیکھتے ہیں کہ اگرچہ وہ دُنیا سے رخصت ہوتا ہے لیکن وہ اپنے پیاروں کو چھوڑتا نہیں ہے۔ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ وہ اپنوں سے پیار کرتا ہے اور ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ حتمی فتح اُسی کی ہے۔ پس اِس وجہ سے ہمارے حوصلے بلند ہو سکتے ہیں اور ہم یسوع مسیح کی ذات میں خوشی منا سکتے ہیں۔